

## 175075-بپ نے بیٹی کا مہر لے کر بکریوں کی تجارت میں لگا دی

### سوال

میری والدہ کی شادی کو تیس برس گزر چکے ہیں، جب انہوں نے شادی کی تو ان کے والد یعنی میرے نانا جان نے آدھا مہر خود رکھا، میری والدہ نے اپنے مہر کی بیسوں سے زیور خریدنے کا ارادہ کر رکھا تھا، لیکن ان کے والد صاحب نے ان پیسوں سے بکریاں خرید لیں۔

سوال یہ ہے کہ آیا کیا یہ پیسے میرے نانا جان پر قرض ہیں؟ اگر واقعہ قرض ہے تو پھر پیسوں کا اندازہ کیسے لگایا جائیگا، یعنی کرنی کا فرق کا حساب لگانے میں معیار کیا ہو گا؟ کیونکہ اس عرصہ میں کرنی تبدیل ہو چکی ہے اس وقت آٹھ ہزار تھے، تو کیا نانا جان وہی مبلغ واپس کریں گے، یہ علم میں رہے کہ یہ اس وقت تو کسی چیز کے برابر نہیں۔

### پسندیدہ جواب

والد کے علاوہ عورت کے ولی کے لیے عورت کی رضا مندی کے بغیر مہر میں سے کچھ لینا جائز نہیں، اس لیے کہ والد کچھ شروع کی موجودگی میں بیٹی کا مہر لے سکتا ہے ان شروع کو دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9594) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

آپ کے نانا نے آپ کی والدہ کے مہر سے جو کچھ یا ہے اگر تو وہ اس کی شادی کی تیاری کے لیے تھا تو پھر آپ کی والدہ کے لیے کچھ نہیں ہے۔

اور اگر آپ کے نانا نے اسے کوئی چیز نہیں دی یا پھر آپ کی والدہ کے خاص مال (مہر کے علاوہ) سے شادی کی تیاری کی تو آپ کے نانا نے جو مال یا اس میں تفصیل ہے:

اگر تو اس نے اپنی ضرورت و حاجت کی بنابریا اور وہ اس کی بیٹی کی ضرورت سے زائد تھا، مثلاً باقی مانندہ آدھا مہر بھی کے مناسب زیور خریدنے کے لیے کافی تھا تو پھر باپ پر کوئی حرج نہیں۔

اور اگر باپ نے بغیر کی ضرورت کی بنابریا یا پھر اس سے بھی کی ضرورت ملھن تھی؛ کیونکہ باقی مانندہ آدھا مہر بھی کے مناسب زیور خریدنے کے لیے کافی نہیں، تو پھر باپ نے ناچ مال یا ہے اس کے لیے حلال نہیں تھا۔

اور اگر باپ نے اس مال سے بکریاں خریدیں اور بکریوں میں اضافہ و بڑھوتی ہوئی تو بیٹی کو اس کا اصل مال ملے گا اور جو اضافہ ہے وہ باپ اور بیٹی کے مابین مشترک ہو گا؛ کیونکہ مال غصب کرنے کے بعد اس میں بڑھوتی و فائدہ ہو تو اس میں راجح یہی ہے کہ یہ اضافہ اور فائدہ دونوں کے مابین مشترک ہو گا۔

مزید فائدہ کے لیے آپ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب "القواعد النورانیہ" صفحہ (236) کا مطالعہ کریں۔

اور اگر بکریوں میں بڑھوتی اور اضافہ نہیں ہوا تو اسے اصل مال واپس کرنا لازم ہے، اگر باپ تنگ دست نہیں تو بیٹی کو زیادہ ادا کرنا چاہیے تاکہ بیٹی راضی ہو جائے؛ کیونکہ کرنی میں فرق آچتا ہے۔

واللہ اعلم۔